بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

REGD No. L. 5254 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

لاہور

روزنامہ

الفضل

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

فی پرچہ ۱؍

۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ | ۱۸ اخاء ۱۳۳۰ ہش - ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۴۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گلے میں خراش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خان لیاقت علیخان کی شہادت بھی ملت پاکستانیہ کے لئے چیلنج ہے اور اس چیلنج کا جواب ہے — اتحاد یقین محکم اور تنظیم

پاکستان کا ستارہ تا ابد چمکتا رہے گا۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کا ملت سے خطاب

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ آج شب ساڑھے آٹھ بجے پاکستان کے نئے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے ملت سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ قائد اعظم نے پاکستانی قوم کا لائحہ عمل تین الفاظ میں بیان کیا تھا۔ قائد ملت نے اپنی تین الفاظ کو قوم کے سامنے ہر موقعہ پر پیش کیا۔ اور وہ الفاظ ہیں اتحاد۔ یقین محکم اور تنظیم اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اپنے اندوہ وملال کو اتحاد۔ یقین محکم اور تنظیم ہی میں تبدیل کر دیں۔ قیام پاکستان کو ابھی چار ہی برس ہوئے ہیں۔ لیکن اس چار برس کے عرصہ میں یہ ملک متعدد سنگین آزمائشوں سے گزر چکا ہے۔ اور گزر رہا ہے ۱۹۴۷ء کی ہجرت عام ہماری ربسے پہلی آزمائش تھی۔ ۱۹۴۸ء میں خود قائد اعظم کا انتقال ایک آزمائش تھا۔ پھر مسئلہ کشمیر ایک مسلسل آزمائش ہے۔ اور اب خان لیاقت کی شہادت بھی ایک سنگین آزمائش ہے۔ اور ہمیں اس میں پورا پورا اترنا ہے ۱۹۴۷ء کے ہجرت عام کے زور کے بعد پاکستان نے تقویت حاصل کی۔ قائد اعظم کی وفات کے بعد بھی پاکستان نے قائد اعظم کے حکم پر عمل کرکے اپنے آپ کو ابتلا سے نکال لیا۔ اور اب خان لیاقت کی شہادت بھی ملت پاکستانیہ کو ایک چیلنج ہے اور میں ایک مرتبہ پھر کہونگا۔ کہ اس چیلنج کا جواب ہے اتحاد۔ یقین محکم اور تنظیم۔ الحاج خواجہ صاحب نے فرمایا۔ جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے کابینہ کے فیصلہ کے مطابق خان لیاقت علی خان کے اہم اور مشکل فرائض کا بار اب مجھے اٹھانا ہے۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ میں اس دشوار کام سے عہدہ برا ہو سکوں۔ مجھے قوم و ملک کے تعاون پر کامل بھروسہ ہے۔ میری تمام تر کوششیں پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی کے مبارک کام پر ہی صرف ہوں گی۔ ہماری زندگیاں پاکستان کے لئے ہیں۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ ہمارا وقت ہماری مصروفیتیں اور عملی کوششیں پاکستان ہی کے واسطے ہوں۔ پاکستان کا ستارہ تا ابد چمکتا رہے گا۔ لیکن اس کے لئے ان تھک کوشش اور بے لوث خدمت ہمارا فرض ہے۔ مجھے مشکلات کا پورا پورا بھروسہ ہے۔ لیکن میں نے اللہ کی امداد اور اس کے بھروسہ پر خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ آپ نے قائد ملت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ خان لیاقت علی خان کی ناگہانی موت سے ملک کو جو نقصان عظیم پہنچا ہے وہ کسی صراحت کا محتاج نہیں ہے۔ ہم میں وہ شخص نہ رہا جو اپنے قول کا صادق تھا۔ جن کی قوت فیصلہ دوسرے ملکوں کے سیاستدانوں کے لئے بھی قابل رشک تھی۔ اور جس نے اپنے حسن تدبر سے اس نوعمر مملکت کو دنیا کی مشہور مملکتوں کے دوش بدوش لاکھڑا کر دیا۔ آپ نے کہا گو دیسے تو خان لیاقت علی خان کی ایک سیاہ باطن قاتل نے جان لے لی اور ہم نے اپنے ہاتھوں سے ان کے جسد خاکی کو زیر خاک دفن کر دیا لیکن لیاقت علی خان کے عزائم زندہ ہیں اور انشاء اللہ العزیز زندہ رہیں گے۔ وہ اپنی بلند عزائم ہمارے لئے ورثے میں چھوڑ گئے ہیں۔ اور اب ہمیں ثابت کرنا ہے کہ ہم اس متبرک ورثے کے جائز اور صحیح وارث ہیں۔ ان کی شہادت پر قتسا بھی اندوہ وملال ہو کم ہے۔ جناب خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں اپنی جانب سے ملک وملت کی جانب سے مرحوم کی والدہ محترمہ۔ بیگم صاحبہ بچوں اور دیگر لواحقین سے قلبی ہمدردی کا اظہار کیا جناب خواجہ صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کلام پاک کی ان آیات سے فرمایا۔

ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں کام آجاتے ہیں وہ مرتے نہیں بلکہ زندہ جاوید بن جاتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پاکستان کی خدا حفاظت کریگا
شہید ملت کے آخری الفاظ

راولپنڈی ۱۷ اکتوبر خبر آئی ہے کہ قاتل کی ایک گولی قائد ملت کے عین دل پر لگی تھی جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ جب آپ کی روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا تو آپ کے ہونٹوں پر کلمہ شہادت تھا اور شہید قوم کے لبوں پر آخری الفاظ یہ تھے۔

پاکستان کی خدا حفاظت کریگا۔

خان لیاقت علی خان کا قاتل سید اکبر افغانستان کا باشندہ تھا۔
شہادت سے پانچ گھنٹے قبل پشاور سے افغانی قونصل کی پُر اسرار روپوشی

پشاور ۱۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اب اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ قائد ملت کا قاتل سید اکبر ایک افغانی باشندہ تھا۔ اور افغانستان کے جنوبی صوبہ خوزستان کا رہنے والا تھا۔ وہ کچھ عرصہ سے ایبٹ آباد میں رہتا تھا۔ اور دکھاوے سے کچھ کام کرتا تھا۔ صوبائی پولیس کے کاغذات میں اس کا نام بیرونی ملک کے باشندوں کی فہرست میں درج تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ قاتل سے ۲ ہزار روپیہ کے نوٹ بھی برآمد ہوئے پشاور سے ریڈیو کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق پشاور میں مقیم افغانی قونصل جنرل سردار محمد قیوم خان جن کا براہ راست تعلق افغانستان کے حکمران خاندان سے تھا قائد ملت کی شہادت سے ۵ گھنٹے قبل پر اسرار طور پر یہاں سے غائب ہو گئے۔ دن کے ۲ بجے آپ درہ خیبر عبور کرکے افغانستان جانے کے لئے سرحد کے اس پار پہنچے اور دیر تک سلسلے افغانستان کے پاسپورٹ آفس میں بیٹھے رہے پھر کابل روانہ ہو گئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ قاتل کے گھر کی تلاشی سے مزید دس ہزار روپے کے نوٹ دستیاب ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو دوسرے کاغذات اور نقشے ملے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کو اسی مقصد کے لئے خریدا گیا تھا

پاکستان کے نئے وزیر اعظم
الحاج خواجہ ناظم الدین

کراچی ۱۷ اکتوبر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین با قاعدہ نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ وزارت دفاع کا عہدہ بھی آپ ہی کے پاس رہے گا اور معلوم ہوا ہے کہ خواجہ صاحب مستقل طور پر وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالے رہینگے۔ آپ کی جگہ گورنر جنرل کے عہدہ کیلئے نئے نام کا اعلان بہت جلد کر دیا جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے گورنر سردار عبدالرب نشتر بہت جلد مرکزی کابینہ میں شامل کر لئے جائیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین [illegible] بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

قائد ملت خان لیاقت علی خاں کو آج سہ پہر کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ قائد اعظم کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

سات لاکھ افراد نے نماز جنازہ ادا کی۔ پاکستان اور بیرونی دنیا میں رنج والم کی لہر

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ آج سہ پہر کو تین بجکر چند منٹوں پر پاکستان کے مرحوم وزیر اعظم قائد ملت خان لیاقت علی خاں کو بانی پاکستان حضرت قائد اعظم کے پہلو میں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ ڈیڑھ بجے کے قریب کراچی میں پولو کے میدان میں ادا کی گئی جس میں چھ سات لاکھ کے لگ بھگ افراد نے شرکت کی اور یوں اپنے محبوب شہید قائد کو آخری خراج عقیدت ادا کیا۔ شہید ملت کی تجہیز و تکفین اور اس کی نعش کو آخری آرام گاہ تک پہنچانے کا منظر نہایت ہی دلگداز تھا۔ جب اس کے قدیمی رفقاء اس کے محب اور نیاز مند سسکتے کے عالم میں کھڑے اس عظیم الشان شخص کو خراج عقیدت پیش کر رہے تھے جو غازیوں کی طرح زندہ رہا اور شہیدوں کی طرح اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ بعض لوگوں کا فرط غم والم سے یہ حال ہو گیا وہ غم کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گئے۔ بچوں عورتوں اور مردوں کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا جو اپنے محبوب قائد کے آخری دیدار کے لئے آرام کے ساتھ معصوم نگاہوں سے اس کے چہرے پر آخری نگاہ ڈالتے ہوئے گذر رہے تھے کچھ لوگ تو جب آپ کے قیام گاہ سے آپ کا چہرہ دیکھ کر باہر نکلے تو اسقدر نڈھال تھے کہ وہ کھڑا ہونا ٹکڑا اگرے … صبح گورنر جنرل کا ڈاکنگ آج آپ کی نعش پنڈی سے لے کر اس وقت سے پورے ۲۱ گھنٹے بعد جبکہ آپ اس آخری سفر پر گئے تھے جب کراچی پہنچا تو آپ کے رفقاء کار مسلم لیگ اکابر اور دیگر عمائدین شہر سراپا رنج و الم بنے ہوئے اس کا انتظار کر رہے تھے ڈاکنگ کے نیچے اترتے ہی جو آپ کو سمندر پار کے ملکوں میں لے جا چکا تھا۔ نعش کو جو ایک سبز و سفید پاکستانی جھنڈے میں لپٹی ہوئی تھی ایک ایمبولینس کار میں رکھ دیا گیا۔ جونہی یہ کار قائد ملت کی سرکاری قیام گاہ ۱۰ وکٹوریہ روڈ پر پہنچی تو وہاں بیگم لیاقت اور ان کے دو بچے اشرف اور اکبر سراپا رنج و الم بنے ہوئے شہید ملت کا استقبال کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ نعش کو تابوت سے نکال کر برآمدے میں ایک مسہری میں رکھ دیا گیا۔ جونہی آپ کے پر وقار چہرے سے کفن سرکایا گیا بیگم لیاقت غم و الم کا ایک بے جان مجسمہ سا بن کر رہ گئیں۔ ان کی آنکھیں سوج گئی تھیں اور آنسو خشک ہو چکے تھے اور شہید قوم کی بوڑھی والدہ پر ترجیب سکتے کی کیفیت طاری تھی جو اپنے نامور بچے کا آخری دیدار کر رہی تھیں۔ لاہور سے آپ کے بڑے صاحبزادے نواب زادہ ولایت علی خان آپ کے دونوں بھائی اور ولایت علی خانصاحب کی والدہ بھی وقت پر کراچی پہنچ گئے تھے۔

وزیر خارجہ پاکستان کا بیان

نیویارک ۱۷ اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان عزت مآب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے قائد ملت کی وفات کی خبر سنی آپ نے نہایت رنج و افسوس کے جذبات سے مملو ہو کر کہا:۔

یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ اس سے بلاشبہ تمام امن عالم کے مفاد کو زک پہنچی ہے جو ہاتھ گولی چلانے کے موجب بنے وہ ان مصائب و آلام کے ذمہ دار ہوں گے جو وزیر اعظم پاکستان کے قتل کا لازمی نتیجہ ہونے والے ہیں۔

تعزیتی پیغامات

کراچی۔ آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی متعدد سیاسی و مذہبی جماعتوں اور تبلیغی انجمنوں کی طرف سے تعزیت کے تار موصول ہوتے شروع ہو گئے سرحد کے گورنر مسٹر چندریگر بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین اور مشرقی بنگال کے گورنر مسٹر فیروز خان نون نے بیانات جاری کئے اور اس عظیم قومی سانحہ میں انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اہل پاکستان کو اسے انتہائی ضبط و تحمل کے ساتھ برداشت کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح ان صوبوں کے وزراء اعظم اور ہندوستان و برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمشنروں نے بھی اظہار غم و الم کیا۔

مشرقی بنگال کی اسمبلی نے قرارداد تعزیت پاس کرنے کے بعد اجلاس دو دن کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔

پنجاب یونیورسٹی نے اپنے دو دن کے امتحانات ملتوی کر دیئے

شاہ برطانیہ۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی

آسٹریلوی وزیر اعظم مسٹر مینزیز اور اپوزیشن لیڈر ڈاکٹر ایواٹ نے گورنر جنرل پاکستان اور بیگم لیاقت کے نام تعزیتی تار ارسال کئے۔ فرانس کی وزارت خارجہ نے اسے ایک عظیم سانحہ قرار دیا۔

جکارتا میں آج شہید ملت کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ سرکاری پرچم سرنگوں رہے۔ اور ارکان کابینہ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اسی طرح فلپائن کے وزیر خارجہ آپ کی شہادت کو ایشیا کا نقصان قرار دیا ہے۔

رات فلشنگ میڈوز میں جب سلامتی کونسل کا اجلاس اینگلو ایرانی تنازعہ پر غور کے لئے منعقد ہوا تو ایوان نے ایک منٹ خاموش ہو کر مرحوم کو خراج عقیدت پیش کی۔

کل نیویارک میں ڈاکٹر گراہم اور ان کے پرسنل سیکرٹری نے وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے اور اقوام متحدہ مستقل پاکستانی نمائندہ مسٹر بخاری سے ملکر قائد ملت کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔

خان لیاقت علی خاں کی وفات حسرت آیات پر جماعتہائے احمدیہ پاکستان، برطانیہ اور سیلون کے پیغام ہائے تعزیت

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ پاکستان کے محبوب وزیر اعظم قائد ملت خان لیاقت علی خاں کی وفات حسرت آیات پر جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی مختلف شاخوں کے علاوہ انگلستان اور سیلون کی احمدیہ جماعتوں نے بھی دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے گورنر جنرل پاکستان اور محترمہ بیگم لیاقت علی خاں کے نام تعزیتی پیغام ارسال کئے ہیں۔ جن میں قاتل کے بہیمانہ فعل کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے انتہائی قابل نفرین قرار دیا ہے۔ نیز ان پیغامات اور بیانات میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ قوم یکجان ہو کر اتحاد و اتفاق کی بہترین مثال قائم کر دکھائے تاکہ قائد اعظم نے ہمارے سامنے جو مقاصد رکھے تھے ان کی شایان شان طریق پر تکمیل ہو سکے۔ بعض پیغامات اور بیانات درج ذیل ہیں

خلوص و دیانت کا مجسمہ

مسجد احمدیہ لنڈن کے امام چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے قائد ملت خان لیاقت علی خاں کی وفات کی خبر سننے پر ایسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا:۔ یہ منحوس خبر انتہائی المناک ہے۔ پاکستان کے تمام بہی خواہ حضرات کا اس خبر کو سن کر اندوہگیں ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ جس ہستی نے بابائے ملت قائد اعظم محمد علی جناح کے نائب کی حیثیت سے قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے اور خلوص و دیانت داری سے قوم کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اسے ایسے وقت میں تو اس سے چھین لیا گیا ہے۔ جبکہ قوم کو اس کی رہنمائی اور خدمات کی بے حد ضرورت تھی دنیا کو پاکستان سے روشناس کرانے میں آپ نے نہایت نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ چونکہ آپ ابتداء ہی سے پاکستان کے مطالبہ اور اس کے قیام کے ساتھ وابستہ چلے آ رہے تھے اس لئے کوئی شخص ان سے بڑھ کر یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ پاکستان کا مفاد کس چیز میں مضمر ہے۔

تمام عالم اسلام کا نقصان

کولمبو ۱۷ اکتوبر۔ اسمٰعیل منیر صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیلون نے حسب ذیل تعزیتی تار گورنر جنرل پاکستان اور بیگم لیاقت علی خاں کی خدمت میں ارسال کیا ہے

پاکستان کے محبوب وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کے المناک قتل پر جماعت احمدیہ سیلون اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ ان کی وفات سے جو عظیم نقصان ہوا ہے اس میں پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام برابر کا شریک ہے قاتل کے اس بہیمانہ فعل کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

سانحۂ عظیم

شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے حسب ذیل بیان دیا

وہ اندوہناک حالات جن میں ہمارے محبوب وزیر اعظم کی وفات واقع ہوئی۔ اس سانحۂ عظیم کی شدت اور قوم کے بہت بڑے محسن کی بے وقت شہادت یہ سب ایسے وہ پہلو ہیں جنہوں نے مجموعی طور پر ساری قوم کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کڑی آزمائش کے وقت ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ قائد اعظم کی زندگی کا مقصد کیا تھا۔ ہمیں متحد ہو کر ملک کو انتشار پسند عناصر سے پاک کر دینا چاہیئے یہ وقت ہے کہ تمام قوم یکجان ہو جائے اور قائد ملت کی وفات کے بعد اس سے بھی بڑھ کر قوت حاصل کرے جتنی کہ ان کی زندگی میں اسے حاصل تھی۔

نازک وقت میں رہنمائی سے محرومی

جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے گورنر جنرل پاکستان اور بیگم لیاقت علی خاں صاحبہ کے نام حسب ذیل تعزیتی پیغام بذریعہ تار ارسال کیا

قائد ملت خان لیاقت علی خاں کی وفات حسرت آیات پر انتہائی صدمہ ہوا۔ میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے گورنر جنرل اور مرحوم وزیر اعظم کے معزز خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت اور ہمدردی کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ جماعت احمدیہ قاتل کے اس بزدلانہ فعل پر انتہائی نفرین کا اظہار کرتی ہے جس نے ایسے نازک وقت میں قوم کو اس کے محبوب وزیر اعظم کی رہنمائی سے محروم کر دیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء

یہ شنیع فعل!

وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کا بے دردانہ اور سفاکانہ قتل نہ صرف یہ کہ پاکستان کے ہر بہی خواہ کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے، بلکہ انسانیت کے نام پر ایک ایسا دھبہ ہے۔ جو اس کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے نفرت اور ملامت کے نقوط و خطوط کے ساتھ نقش رہے گا۔ اور پاکستان کی آئندہ نسلیں ایسے شنیع فعل کے ارتکاب کرنے والے پر ہمیشہ نفرین کرتی رہیں گی۔

اہالی پاکستان کی واقعی یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں اسے ایک ایسی شخصیت سے محروم کیا گیا ہے۔ کہ جس کی گذشتہ زندگی شروع سے نہ صرف پاکستان بلکہ برّ عظیم ہند کے مسلمانوں کی خدمت سے وابستہ رہی ہے۔ جس نے مسلم لیگ کے کمزور ترین دَور سے لیکر عروج اور کامرانی تک نہایت بے غرضی اور نہایت نیک نیتی سے اسے پروان چڑھانے کے لئے اپنی پوری پوری ہمت صرف کر دی۔ اور قائد اعظم محمد علی جناح کا اس تمام جدوجہد کے گرم و سرد میں ساتھ دیا۔ جس سے حصول پاکستان کے لئے قوم کو گذرنا پڑا۔ اور ہر مصلحت اندیشی میں اس کا بہترین مشیر اور ہر عمل میں اس کا دستِ راست ثابت ہُوا۔

ایسی شخصیت کو اس طرح بے دردی سے ہلاک کر دینا محض اس لئے قابل نفرت نہیں ہے۔ کہ وہ پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے نہایت مفید تھی۔ اور پاکستان کی نو آغاز قوم کو ایک اعلیٰ دل و دماغ سے محروم ہونا پڑا ہے۔ پھر یہ محض اس لئے بھی قابل نفرین نہیں ہے۔ کہ ازروئے انسانیت یہ فعل شنیع ہے۔ پھر یہ محض اس لئے بھی برا نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا

یعنی جس نے قتل کیا کسی نفس کو بغیر نفس کے یا بغیر فساد کے زمین میں تو گویا اس نے تمام بنی نوعِ انسان کو قتل کیا۔ بلکہ اگر اس فعل کو صرف اس نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے۔ کہ ایسا فعل کسی قوم یا ملک کے رہنے والوں کے انفرادی اور اجتماعی مفاد کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔ اور شہریوں کے حفظ جان و مال کے سخت منافی ہے۔ اور ملک میں اس سے انارکی اور بدامنی کا آغاز ہوتا ہے۔ تو کوئی فعل اس سے بڑھ کر انسانیت دشمنی پر محمول نہیں سمجھا جا سکتا۔ جس ملک میں ایسے بے راہ رو انسان موجود ہوں۔ جو اپنی اغراض کے لئے خواہ وہ انفرادی ہوں یا سیاسی حکومت کے کسی عہدہ دار کو اس طرح اپنے راستہ سے ہٹانا چاہتے ہوں۔ تو یاد رکھیے۔ دنیا میں کبھی امن نصیب نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی ملک کبھی شاہراہ ترقی پر گامزن نہیں رہ سکتا۔

ایک شخص جو وقتی جذبات سے اندھا ہو کر کسی ذاتی عناد کی وجہ سے اپنے ہم جنس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ تو ایسے شخص کو ہم انسانی مجبوریوں کی حد تک کسی قدر معذور قرار دے سکتے ہیں۔ لیکن جو شخص کسی نظریہ کے پیش نظر کسی حکومت کی برسرِ اقتدار شخصیت کو اس لئے ہلاک کر دیتا ہے۔ کہ اس کو اس سے نظریاتی اختلاف ہے۔ تو یقیناً وہ خود اپنے نظریہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے عمل سے دوسرے اپنے جیسے بے راہ رو انسانوں کو یہ حق دیتا ہے۔ کہ خود اس کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کرنا جائز ہے۔ اور اس کے نظریہ کو بالجبر مٹانا اور تلوار کے زور سے دبانا مستحسن کام ہے۔

سب سے پہلے اسلام ہی دنیا میں یہ نظریہ لایا ہے۔ کہ کسی شخص پر محض اس کے خیالات کے لئے ذرا بھی جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ یہی اصول ہے۔ جس کو بعض مغربی اقوام نے اختیار کر کے اپنے ملک کو انارکی اور بدامنی سے نسبتاً محفوظ رکھا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہی ممالک آج کل زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ جنہوں نے جبر سے نہیں بلکہ قانون کی پابندی سے ملک میں ایسی فضا پیدا کر رکھی ہے۔ کہ ہر شہری بحیثیت ہو کر اپنی اور اپنی قوم کی بہبودی کے لئے جدوجہد جاری رکھ سکتا ہے۔

انگلستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ بیشک ازمنہ وسطیٰ میں اس میں بھی خون ریزی ہوئی ہے۔ اور اس کے گلی کوچوں میں بھی انسانوں کے خون کی ندیاں بہتی رہی ہیں۔ مگر جب سے اس نے قانون کی پابندی کو اختیار کیا ہے۔ ملک دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہا ہے۔ وہاں بھی پارٹیاں ہیں۔ اور مذہبی فرقے بھی ہیں۔ مگر ایک عرصہ سے وہ قرآن کریم کی اس تعلیم کو اپنا چکے ہیں۔ کہ

لا اکراہ فی الدین

وہ کسی کو سزا دیتے ہیں تو قانون کے ذریعہ سے دیتے ہیں۔ قانون شاذو نادر ہی اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے سخت نظریاتی اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ اور کبھی کبھی دست و گریبان بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر عموماً وہ ایک حد سے آگے نہیں بڑھتے۔ وہ پارلیمان میں شاید کبھی کبھی ایک دوسرے پر آوازے بھی کستے ہیں۔ اور گالی گلوچ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ مگر یہ شاذو نادر ہوتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کو اس طرح بے دردی سے گولی کا نشانہ بنا دیا جائے۔

اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ خان لیاقت علی خاں کو اس طرح قتل کرنے والا انسانیت کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ اسلام کے لئے اس کا وجود ایک لعنت تھا۔ اور اس کے اس فعل شنیع کی جتنی بھی مذمت کی جائے تھوڑی ہے۔

احباب نے گذشتہ نو ماہ تک اپنی نادہندگی کی وجہ سے خدا تعالےٰ کو ناراض کیا

اپنے وعدوں کو جلد تر ادا کر کے اُسے خوش کرنے کی کوشش کریں!

عہدہ داران کی خاص توجہ کیلئے

فرمایا:۔ (۱) "دھوئیں سے تو رونا آتا ہے۔ کیا تمہاری تقریر سے سامعین کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے اور دھار سے پانی گرتا ہے۔ کیا سامعین عرقِ ندامت سے بھیگ گئے تھے؟

(۲) اگر ایسا ہوتا اور سامعین کو کہہ دیا جاتا۔ کہ اب خواہ کوئی چیز بیچو۔ لیکن وعدہ کو ضرور پورا کرو۔ اور پھر ایک حد تک وعدے ادا ہو جاتے۔ تو ہم سمجھتے کہ تقریر دھواں دھار تھی۔

(۳) لیکن ان تقریروں کے نتیجہ میں نہ تو کسی کی آنکھوں میں آنسو آئے۔ اور نہ کسی کو ندامت کی وجہ سے پسینہ آیا۔ جیسے لوگ ہنستے ہوئے آئے تھے۔ ویسے ہی ہنستے ہوئے چلے گئے۔

(۴) نہ کسی نے جیب سے پیسہ نکالا۔ اور نہ اپنے اندر تبدیلی کا وعدہ کیا۔ پھر دھواں دھار کیا ہُوا مفت میں تعریف حاصل کرنا کوئی چیز نہیں

(۵) قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لم تقولون ما لا تفعلون۔ تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

(۶) میں سمجھتا ہوں۔ بہت سی ذمہ داری کارکنوں پر ہے۔ کہ انہوں نے جماعت کے افراد کو صحیح راستہ پر لانے کی کوشش نہیں کی۔

(۷) جلسہ کی غرض یہ تھی۔ کہ لوگوں کو اپنی غلطی کا احساس کرا دیتے۔ اور انہیں نادم کرتے۔ اور اس کے بعد وعدے وصول کرتے۔ اگر دس پندرہ فی صدی بھی وعدے وصول ہو جاتے۔ تو مجھے خوشی ہوتی۔

(۸) انہوں نے نو ماہ تک خدا تعالےٰ کو ناراض کیا ہے۔ (اب دس ماہ ہو چکے۔ گیارھواں مہینہ جا رہا ہے) اگر وہ اسے جلدی خوش نہیں کرتے۔ تو وعدہ کا فائدہ ہی کیا تھا"

آپ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کو بغور پڑھیں۔ اور پھر اپنے وعدے کا جائزہ لیں۔ کہ کس قدر آپ ادا کر چکے۔ اور کیا ابھی قابل ادا ہے؟ اب تو گیارھواں مہینہ جا رہا ہے۔ آپ اپنے وعدے کے پورا کرنے کے لئے قرض لیں۔ یا کوئی چیز بیچیں۔ مگر وعدہ کو اسی ماہ میں یعنی ۳۱ اکتوبر تک سو فی صدی پورا کریں۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک جماعت کو اور ان کے اکثر افراد کو ان کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے۔ اگر کسی دوست کو ایسی اطلاع تبدیلِ پتہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہ ملی ہو۔ اور اسے اپنا وعدہ یاد نہ ہو۔ تو وکیل المال تحریک جدید سے دریافت کر لے۔ دفتر بواپسی جواب دے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ مگر ہر ایک جماعت ان ایام میں پوری کوشش اور جدوجہد کرے۔ کہ اس کا چندہ

۳۱ اکتوبر تک سو فی صدی پورا ہو جائے

عہدہ داران مخلصین اور ذی اثر احباب کو پوری توجہ کر کے اپنی جماعت کے وعدے پورے کرنے ضروری ہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

موجودہ عیسائی عقائد انجیل میں کس طرح داخل ہوئے؟

نصاریٰ کیلئے لمحۂ فکریہ

★ از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور ★

قسط دوم

اب ہم مضمون کے دوسرے حصہ کی جانب رجوع کرتے ہیں۔ جب غیر موحدین عیسائیوں نے یہ دیکھا کہ دنیا کو دھوکہ دینے میں تو ہم کامیاب ہوگئے۔ لیکن اناجیل اربعہ اور حواریوں کے خطوط میں الوہیت مسیح اور تثلیث فی التوحید کے عقیدہ کا کہیں ذکر نہیں۔ تو انہوں نے بعض ایسے الحاقات کئے۔ جس سے ان کے عقائد کی تائید ہوتی تھی۔

۳۲۵ء میں نائیکایا کی مسیحی کونسل نے تثلیث فی التوحید کا عقیدہ بایں الفاظ منظور کیا تھا۔

"خدائے واحد حی و قیوم اور برحق ہو وہ ازلی اور ابدی غیر منقسم اور غیر متاثر ہے۔ اس کی قدرت حکمت اور خوبی بیحد ہے۔ وہ سب مرئی اور غیر مرئی چیزوں کا خالق اور محافظ ہے۔ اور اس وحدت الٰہی میں تین اقانیم یعنی باپ بیٹا اور روح القدس شامل ہیں۔ جن کا جوہر قدرت اور ازلیت ایک ہی ہے۔"

یہ عیسائی عقیدہ پاس کرنے کو تو پاس کر دیا۔ لیکن چونکہ انجیل کی سند ان کے پاس نہ تھی اسلئے غیر موحدین نے یوحنا حواری کے خط میں ایک ایسی عبارت داخل کر دی۔ جو کہ تثلیث فی التوحید کے عقیدہ کی تائید میں ہے۔ پہلے یوحنا حواری کے خط میں مندرجہ ذیل عبارت درج تھی۔

"گواہی دینے والے تین ہیں۔ روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک پر متفق ہیں۔ یوحنا نمبر ۱ $\frac{۵}{۸}$"

اس عبارت انجیل میں الحاقات کے بعد مندرجہ ذیل شکل دے دی گئی

"تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ۔ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔ اور تین ہیں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک پر متفق ہیں۔"

یہ عبارت ابتداء میں برلن کے ایک نسخہ میں شامل کی گئی۔ بعد ازاں کنگ جیمز ورشن بائیبل" میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد مختلف زبانوں کی انجیل میں شامل کی جاتی رہی۔ چنانچہ ۱۸۷۰ء میں جو اردو بائیبل مرزاپور سے شائع ہوئی۔ اس میں یہ عبارت شامل ہے۔ لیکن حاشیہ میں نوٹ دیا گیا ہے کہ یہ عبارت کسی پرانے نسخے میں نہیں ملتی۔ ۱۸۸۱ء میں

Revised Version Bible

شائع ہوئی۔ اس میں سے اس عبارت کو حذف کر دیا گیا اسی طرح American Standard Version میں بھی یہ عبارت شامل نہیں

گویا پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو جب اس الحاق کا علم ہوا تو انہوں نے اس عبارت کو انجیل سے نکال دیا چنانچہ لوتھر نے بھی جرمن نسخہ میں سے اسے حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ آیت کسی یونانی نسخہ میں شامل نہیں۔ اور نہ پندرھویں صدی سے پہلے کے کسی نسخہ میں شامل ہے۔ لیکن کیتھولکس نے چونکہ یہ عبارت داخل کی تھی۔ اس لئے ان کی انجیل میں بدستور شامل چلی آرہی ہے۔ وہ یہ نظریہ پیش کرتے ہیں۔ کہ جب مقدس پوپ نے اس کو تسلیم کر لیا۔ تو پھر کسی شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

انٹرنیشنل بائبل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن اور واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹس سوسائٹی امریکہ کی طرف سے بائبل کی کتابوں پر ایک مختصر تبصرہ

Equipped for Every Good Work

کے نام سے ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا۔ اس میں یوحنا کے دوسرے خط کے ذیل میں یہ وضاحت خالی از دلچسپی نہ ہوگی، لکھتے ہیں۔

یوحنا نمبر ۱ $\frac{۵}{۷}$ میں وہ عبارت ملتی ہے۔ جو کہ کنگ جیمز ورشن بائیبل میں درج ہو اور جسے اہل تثلیث اکثر پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ عبارت پرانے نسخوں میں شامل نہیں ہے۔ مثلاً ویٹی کن۔ سینائی۔ اور اسکندرین نسخہ ہائے بائیبل میں یہ عبارت پائی نہیں جاتی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پندرھویں صدی سے پہلے کے کسی یونانی نسخے میں یہ متن ہمیں نہیں ملتا۔ عصر حاضر کے تمام بائیبل کے ایڈیشنوں میں یہ الحاقی عبارت حذف کر دی گئی ہے۔ سوائے کیتھولک نئے عہد نامہ کے ....

کیتھولک نے جو انجیل ۱۹۴۱ء میں امریکہ میں شائع کی۔ اس کے حاشیہ پر یہ متعصب کیتھولک گروہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہ عبارت قدیم نسخوں میں شامل نہیں۔ لیکن یہ اسلئے درست ہے۔ کہ اسے پوپ نے منظور کیا ہے۔ کیونکہ پوپ تمام مقدس متنوں کی درستی کا مجاز ہے (۹۔۴۔۳۔۲۔۳۴)

اس سے ظاہر ہے کہ ۳۲۵ء کے مسیحی کونسل کے فیصلہ کے مطابق انجیل میں تثلیث کی تائید میں مذکورہ عبارت داخل کی گئی۔ جو کہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے اپنی انجیل سے نکال دی ہے لیکن کیتھولک انجیل میں بدستور موجود ہے۔ حالانکہ یہ عبارت کسی یونانی نسخہ میں پائی نہیں جاتی۔

اس عبارت کے علاوہ تثلیث کی تائید میں انجیل متی کی مندرجہ ذیل عبارت بھی پیش کی جاتی ہے

یسوع نے کہا .... تم جا کر کل قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو

متی $\frac{۲۸}{۱۹}$

اس عبارت سے گو تثلیث فی التوحید کا عقیدہ ثابت نہیں۔ کیونکہ ہر نبی اللہ تعالےٰ کی طرف دعوت دینے کے بعد اپنی رسالت کی طرف دعوت دیتا ہو اور روح الامین یعنی وحی لانے والے فرشتہ کو اپنی صداقت کے ثبوت میں دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے لیکن اس تاویل سے قطع نظر جب ہم دوسرے مستند نسخوں میں یہ عبارت دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دینے کا ذکر الحاقی ہے۔ چنانچہ ان نسخوں میں یہ عبارت یوں ہے۔

Go yee & Make desciples of all Nations in my Name.

جاؤ اور تمام اقوام میں میرے نام پر شاگرد بناؤ۔

انسائیکلو پیڈیا ببلیکا میں اس موقع پر لکھا ہے کہ متی کی محرفہ عبارت ۱۴۰ سال بعد لاطینی کے مصری نسخہ سے یونانی نسخہ میں ملا دی گئی۔

پادری ڈمیلو کی تفسیر بائیبل میں اقانیم ثلاثہ کے نام پر بپتسمہ کے ذکر پر لکھا ہے

Some recent Critics regard it as an interpolation (P. 721)

کہ عصر حاضر کے بعض ناقد اسے ایک الحاق سمجھتے ہیں اسی طرح پرنسپل اے جے۔ گریو پیکس تفسیر بائبل کے صفحہ ۷۲۳ پر انجیل متی کی شرح میں لکھتے ہیں۔

The Command to baptize into the threefold name is a latter doctrinal expansion. In place of the words "baptizing.... ....Spirit" we should probably read simply "into my name" i.e. (turn the nations) to Christianity.

باپ بیٹا اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دینے کا ذکر بعد میں عیسائی عقائد میں جو وسعت پیدا ہوئی۔ اس پر مبنی ہے۔ اس عبارت کی بجائے کہ "باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو"

ہمیں سادہ طور پر صرف یہی پڑھنا چاہیئے۔ کہ قوموں کو میرے نام پر داخل عیسائیت کرو۔

انجیل میں تثلیث کی تائید میں ان دخیل عبارتوں سے ظاہر ہے کہ ابتدائی عیسائیوں کے عقائد میں یہ باتیں داخل نہ تھیں۔ بعد میں آنیوالے لوگوں نے جب اپنے عقائد اور انجیل میں کوئی تطابق نہ پایا۔ تو انہوں نے اس خلا کو پُر کرنے کے لئے بعض عقائد اناجیل اور حواریوں کے خطوط میں داخل کر دیئے۔ چنانچہ ذیل میں نہایت اختصار سے ان عقائد کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔ جو مذکورہ عقائد کے علاوہ انجیل میں داخل کئے گئے۔

ابنیّت مسیح

انجیل متی میں پطرس کی گواہی درج ہے کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ متی $\frac{۱۶}{۱۹}$

اس کے متعلق یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ رومن کیتھولک پادریوں کی تحریف ہے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں لکھا ہے۔

It Has long been recognised That MT 16, 17–19 is a late interpolation

کفارۃ المسیح

اس مسئلہ کے اثبات کے لئے انجیل مرقس کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت داخل کی گئی۔ مسیح کہتے ہیں "مجھے گناہ گاروں کی خاطر موت کے حوالہ کیا گیا تھا۔ تاکہ وہ کبھی گناہ نہ کریں"۔ مرقس $\frac{۱۶}{۱۴}$

یہ عبارت قدیم نسخہ "W" "Codex" میں شامل ہے۔ جیروم نے بھی اس کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن ابتدائی زمانہ میں بعض حق پسند لوگوں نے اسے نکالدیا جیمس معفاٹ کے نئے عہد نامہ میں موجود ہے عام اناجیل میں درج نہیں کی جاتی۔

صعود الی السماء

مرقس اور لوقا کے آخر میں مسیح کے آسمان پر جانے اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر ہے۔ اور یہ ذکر کہ مسیح حاضر و ناظر ہے۔ یہ سب مسلّم طور پر الحاقی بیان تھا۔ چنانچہ اب "امریکن سٹینڈرڈ ورشن" میں مرقس کے آخر سے بارہ آیات اور لوقا کے آخر میں بعض

(باقی صفحہ ۷ پر)

انکشافِ حقیقت

از مکرم غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ سندھ

الفضل مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء میں سندھ کے ایک نامور بزرگ کا "کشف" شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں اخبار "آزاد" لاہور اور رسالہ "توحید" کراچی میں اس کشف پر چند شبہات پیش کئے گئے جن کا ازالہ الفضل جون ۱۹۵۱ء میں ہو چکا ہے۔

اب سندھ کے اخبار "عبرت" نے پیر صاحب کے بیان پر ایک تبصرہ شائع کیا ہے اس میں سے متعلقہ اقتباس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود اور مہدی ...... ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے تھوڑا عرصہ بعد ایک کتاب "تائید حق" نام سے شائع ہوئی جس میں پیر رشید الدین صاحب جھنڈے والے کے خط شائع ہوئے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو سچا مسیح موعود مانتا ہوں۔"

اس کتاب کو شائع ہوئے ۵۴ سال ہو چکے۔ اس کے بعد یہی روایت "عسل مصفیٰ" میں شائع ہوئی جو تقریباً ۴۳ سال سے شائع شدہ ہے اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں یہ شہادت بار بار دہرائی گئی ہے اور پیر صاحب مرحوم کا دوسرا کشف بھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق فرمایا کہ "از ماست" "در عشق ما دیوانہ شدہ است" اور "ھو صادق ھو صادق ھو صادق" خوب شائع ہوتا رہا ہے۔

لیکن آج تک نہ تو پیر صاحب مرحوم کی طرف سے نہ ان کے کسی جانشین کی طرف سے کبھی کوئی تردید کی گئی۔

اب جبکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس بات کو کثرت سے شائع اور انکشاف کیا گیا ہے پیر صاحب جھنڈے والے کے مریدوں میں سے ایک بزرگ نے رسالہ "توحید" کراچی میں اس کشف کو ردو بدل کرنے کے لئے تین چار صفحات لکھے ہیں۔

سوال بالکل صاف اور سیدھا ہے کہ اگر یہ بات جھوٹی تھی تو پیر صاحب کے جانشینوں کی طرف سے صاف لفظوں میں اعلان کر دیا جاتا کہ قادیانی کہتے ہیں "جھوٹ ہے" فقط یہ دو لفظ کافی تھے۔ مگر اس جھنڈے والے نئے بزرگ نے مشہور مثل چور کی داڑھی میں تنکا۔ ... کی بجائے خوب دل بھر کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو گالیاں دی ہیں اور پھر لکھا ہے کہ فرض کرو کہ یہ کشف سچا ہے تو اس کے وہ معنے نہیں جو قادیانی لیتے ہیں۔ آگے ان معنوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے صفحوں کے صفحے سیاہ کر دیئے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ قادیانی اصحاب پیر صاحب کا جو کشف بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ پیر صاحب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ علماء مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو حق پر نہیں سمجھتے حضور بتائیں کہ اصل حقیقت کیا ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "از ماست" "در عشق ما دیوانہ شدہ است" اور "ھُوَ صَادِقٌ ھُوَ صَادِقٌ ھُوَ صَادِقٌ" جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ سچا ہے۔ وہ سچا ہے۔ وہ سچا ہے۔ مگر یہ جھنڈے والے نئے بزرگ فرماتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ علماء سچے ہیں۔ خوب!!!

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

یہ صورت حال بتا رہی ہے کہ قادیانی اصحاب اپنی بات میں سچے ہیں اور پیر صاحب مرحوم نے فی الواقعہ یہ خطوط لکھے ہیں۔ ورنہ چالیس سال تک کیوں تردید نہ کی گئی۔ اور آج بھی پیر صاحب موصوف کے مریدین ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ نہیں کرتے

پس واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ یہ جھنڈے والے نئے بزرگ اب بری طرح پھنسے ہوئے ہیں اور ان کے لئے اس مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ......" (اخبار عبرت حیدر آباد سندھ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۱ء)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت پیر صاحب مرحوم جھنڈے والے کی شہادت نہ صرف جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں بکثرت شائع ہوتی چلی آئی ہے بلکہ خدا کے فضل سے اولین گواہوں میں سے ایک زندہ گواہ بھی اس شہادت کے موجود ہیں۔ یعنی سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی جنہوں نے پیر سید رشید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ خط و کتابت دریافت کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق مجھے بتائیں کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں یا جھوٹے؟ اس پر پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے استخارہ کیا تھا۔ جس کے بعد ان کو وہ کشف ہوا جس کا اوپر ذکر آ چکا ہے۔ یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ محترم سیٹھ اسمٰعیل آدم کا اس بارہ میں حلفیہ بیان اور مکمل پتہ درج کر دیا جائے تاکہ جو صاحب اپنی تسلی کرنا چاہیں محترم سیٹھ صاحب سے بالمشافہ مل لیں۔

حلفیہ بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

کراچی مورخہ ۵ مئی ۱۹۵۱ء
نمبر ۲۴۰ پستنجی سٹریٹ گارڈن ویسٹ

اخبار الفضل مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء میں میرا جو خط پیر سائیں جھنڈے والے رشید الدین صاحب کے نام اور پیر صاحب موصوف کا جوابی خط میرے نام شائع ہوا ہے۔ میں حلفیہ طور پر اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہتا ہوں کہ یہ دونوں خط میرے سوالی اور پیر صاحب کے جوابی دونوں درست ہیں اور میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات شائع شدہ ۱۸۹۳ء تک کی پڑھ کر اور پیر صاحب موصوف کی شہادت پر ہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی اور میں اس بات کا زندہ شاہد ہوں جس شخص کو اس بارہ میں تسلی کرنی ہو وہ میری رہائش گاہ کراچی میں تشریف لا کر بالمشافہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ والسلام

خاکسار اسمٰعیل آدم
۲۴۰ پستنجی سٹریٹ گارڈن ویسٹ
کراچی ۳

پس ہم حضرت پیر رشید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جانشینوں اور مریدانِ باصفا سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی غور فرمائیں کہ حضرت پیر صاحب اپنے کشف صریح کی برکت سے ہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے تھے۔ آپ لوگ بھی اس مقدس بزرگ کی سنت پر عمل کریں اور زمانہ کے امام کو قبول کر کے فلاح دارین حاصل کریں۔

وما علینا الا البلاغ!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اب شفیع صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور اسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے ...... موسےٰ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اولےٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا قائمقام ہے۔ مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔"

(کشتی نوح ص ۱۳)

درخواستہائے دعاء

(۱) میری ہمشیرہ آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ صوبیدار مظفر خان صاحب مرحوم کے پیٹ کے اندر جڑوں والی رسولی ہے۔ جس کا علاج میو ہسپتال میں جناب خانصاحب ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب انچارج ایکسرے ایکسرے کے ذریعہ فرما رہے ہیں۔ احباب سلسلہ و درویشان قادیان سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری ہمشیرہ صاحبہ کو معجزانہ طریق سے صحت کاملہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ از لاہور

(۲) جن بزرگوں نے میرے لڑکے عزیزم عبد الحمید خان غزنوی کی کامیابی کے لئے دعائیں کی ہیں میں ان بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے بزرگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں عزیزم کو شاندار کامیابی عطا کی ہے۔ اور اب پائلٹ آفیسر کی حیثیت سے کراچی میں ہے۔ بزرگوں اور درویشان قادیان کی خدمت میں عزیز کی آئندہ کامیابی اور خادم سلسلہ ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

یار محمد خان غزنوی

(۳) خاکسار کے والد اخوند محمد اکبر صاحب ملتان میں بیمار ہیں۔ دو ماہ کے بعد اب بخار ٹوٹ چکا ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ صرف کھڑے ہو سکتے ہیں۔ چلنے پھرنے کی طاقت نہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دیگر تمام مشکلات بھی جلد تر دور فرمائے۔ آمین

اخوند فیاض احمد

"نشانِ رحمت" کی عظیم الشان پیشگوئی

یہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیارپور کی گئی۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک بشارت کا اور دوسرا انذار کا۔ بشارت کا حصہ اسلام کی ترقی، اپنی اور اپنی جماعت کیلئے برکات کے بارے میں ہے۔ اور انذار کا حصہ اپنے حاسد، بے راہرو رشتہ داروں اور دیگر مخالفوں کی ناکامی کے متعلق ہے۔ یہ پیشگوئی چلہ کشی کے ایام میں آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں اور وحی و الہام کی بناء پر ایک سبز اشتہار کے ذریعہ سے شائع کی گئی تھی۔ اور اسے تمام لوگوں کے لئے کھلا کھلا نشان ٹھہرایا گیا تھا۔ اس پیشگوئی میں غیوب کی کثرت ہے۔ وضاحت ہے۔ اس کے الفاظ پُرشوکت پُرجلال ہیں۔ اور یہ اس زمانہ میں کی گئی جب کہ ابھی آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ براہین احمدیہ کو مکمل اور شائع ہوئے اس وقت دو سال ہوئے تھے اور سلسلہ بیعت بھی ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ اور آپ کے نکاح پر جو دہلی کے سادات خاندان میں ہوا ابھی دو سال گذرے تھے اور اس وقت محمدی بیگم کی عمر بمشکل آٹھ نو سال ہوگی۔ اس خورد سالہ لڑکی سے نکاح کا وہم بھی کسی کو نہیں ہو سکتا تھا۔ چہ جائیکہ تقویٰ و طہارت اور علم و فضل میں شہرت کے مالک انسان کے متعلق یہ خیال کیا جائے۔ کہ کسی آئندہ کے نکاح کے ارادہ سے یہ پیشگوئی کی گئی ہوگی۔

نشان رحمت والی پیشگوئی کے اعلان سے تقریباً ایک ماہ قبل ۸ جنوری ۱۸۸۶ء محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کے متعلق جو آپ کا رشتہ دار تھا آپ کو یہ منذر الہام ہو چکا تھا "یموت ویبقیٰ منہ کلاب متعددۃ" وہ مر جائیگا۔ اور کچھ گنتی کے کتے باقی رہ جائیں گے۔ اس کی تفصیل کا علم اس وقت کوئی نہیں دیا گیا [1]

(ملاحظہ ہو حاشیہ ص۲ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

نبی کی پیشگوئیاں چونکہ اس کے نفس کی بناوٹ نہیں ہوتیں۔ بلکہ عالم الغیب خدا کی وحی کی بناء پر ہوتی ہیں۔ جو نفس سے بالا خارجی شے ہے۔ اس لئے وعدہ پورا ہونے کی تفصیلات کا علم ہمیشہ ضروری نہیں۔ کہ بوقت وحی دیا جائے۔ بلکہ بعض وقت خود نبی کو پورا علم واقعات ظاہر ہونے پر ہوتا ہے جیسے خواب کی تعبیر واقعات ظاہر ہونے پر کھلتی ہے۔ اور یہ امر نبیوں کی معصومیت اور صداقت پر ایک کھلی شہادت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی طرف سے جھوٹ بنانے والے نہیں ہوتے۔ اپنے نفس سے جھوٹ بنانے والا انسان اپنی بنائی ہوئی بات کو خوب سمجھتا ہے۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ لیکن انبیاء کی پیشگوئیوں کا تعلق چونکہ عالم الغیب خدا کے علم سے ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک واقعات پوری کیفیات کے ساتھ ظاہر نہ ہو جائیں نبیوں کا علم پیشگوئی کے متعلق اتنا ہی ہوتا ہے۔ جو بظاہر الفاظ سے سمجھ آتا ہے۔ اس کی واضح مثال ہمارے آقا نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں بھی ملتی ہے۔ ایک خواب کی بناء پر جس کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل اور سورہ فتح میں آتا ہے آپ صحابہؓ کو بیت اللہ کا عمرہ کرانے کیلئے تشریف لے گئے۔ مگر حدیبیہ کے مقام پر ہی روک دیئے گئے۔ اور مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہو سکے۔ مگر یہ رویا بعد میں فتح مکہ کے عظیم الشان واقعہ میں پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ رویا بھی خدائے علیم و خبیر کے علم سے تعلق رکھتی تھی۔ اس لئے آپؑ کو بھی اس کی تفصیلات کا علم بعد میں اس وقت ہوا جب واقعات ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ یعنی جب رشتہ داروں نے علی الاعلان آپؑ کو جھٹلایا اور عیسائی اخبارات و رسالہ جات و اشتہارات کے ذریعہ آپؑ کے الہاموں کا مضحکہ اڑایا گیا۔ تو اس وقت یموت ویبقیٰ منہ کلاب متعددۃ کی پیشگوئی مین بتلائی ہوئی مدت کے اندر پوری ہو کر نشان رحمت کا حصہ بن گئی۔

نشان رحمت

بشارت کا حصہ "میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً

انذار کا حصہ:۔ ۱۔ اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائیگی۔ اور وہ جلد جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔"

اگر وہ توبہ نہ کریں گے۔ تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کریگا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے۔ تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔"

۲۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ وہ سب لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے۔ اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔"

۳۔ "اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔" (از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

نشان رحمت کے انذاری حصہ سے متعلق تین باتیں خاص طور پر نمایاں ہیں:۔

(۱) یکشنبہ کو پیدا ہونے والے بیٹے کا جلد فوت ہو جانا کیونکہ اسے بطور مہمان کے قرار دیا ہے۔ چنانچہ جب وہ فوت ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی وفات پر ایک تقریر فرمائی۔ جو تقریر حقانی بر وفات بشیر کے نام سے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی۔ اس کے حاشیہ ص۲ پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا۔ اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء) سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا۔ اور فوت بھی ہو گیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے۔ اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔"

بشیر اول کی فوتیدگی ایک لحاظ سے منذر ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ وہ قبل از وقت اطلاع کے مطابق پیدا اور فوت ہوا اور پسر موعود کی آمد کے لئے بطور ایک نشان کے تھا۔ اور اس وجہ سے اس کا نام بشیر رکھا گیا ہے۔ دراصل یہ انذار اپنے اندر بشارت کا پہلو بھی رکھتا ہے۔ لوگوں نے اس کے فوت ہونے پر بہت ہنسی ٹھٹھا کیا۔ لیکن آخر خدا کی بات پوری ہوئی اور مخالفین کیلئے حجت ٹھہری۔

(۲) رشتہ داروں کے متعلق یہ انذار کہ وہ اگر توبہ نہیں کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہ حصہ ایک لمبی تفصیل چاہتا ہے جسے ہم بعد میں بیان کریں گے۔ اور بتلائیں گے کہ محمدی بیگم کے نکاح کے بارہ میں انکار کرنے پر اس کے والد مرزا احمد بیگ کی موت کی پیشگوئی درحقیقت نشان رحمت کے اسی انذاری حصہ سے تعلق رکھتی ہے جس میں رشتہ داروں پر قہری نشانوں کے نازل ہونے کا تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔

(۳) سوم یہ کہ اس انذاری حصہ میں ان تمام لوگوں کی ناکامی اور نابود ہونے کی کھلی کھلی پیشگوئی ہے جو آپؑ کو ناکام

---

[1] بعض مولوی لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہتے ہیں۔ کہ محمدی بیگم کے والد نے جب محمدی بیگم کو نکاح میں دینے سے انکار کر دیا۔ تو حضور نے رعب ڈالنے کیلئے جھٹ یہ الہام گھڑ لیا۔ کہ اگر اس نے انکار کیا۔ تو نکاح سے تین سال کے اندر مر جائیگا۔ یہ ان مولویوں کی غلط بیانی ہے۔ بلکہ اصل واقعہ وہ ہے۔ جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ یعنی یہ کہ احمد بیگ کی موت کے بارے میں الہام بہت پہلے کا ہے۔ جب کہ محمدی بیگم کم سن تھی۔ اور یہ منذر الہام نشان رحمت کی پیشگوئی سے بھی پہلے کا ہے۔

بقیہ

حذف کر دیئے گئے ہیں۔ اس امریکن ایڈیشن کی اناجیل اربعہ میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔

مسیح کو سجدہ

لوقا کے آخر میں حواریوں کے سامنے مسیح کے آسمان پر جانے اور حواریوں کا مسیح کو سجدہ کرنے کا ذکر ہے۔ یہاں بھی الحاقی ہونے کے باعث امریکن سٹنڈرڈ ورشن سے نکال دیا گیا ہے۔ علاوہ بائیبل سوسائٹی لندن کی شائع کردہ Revised Version Bible میں حاشیہ پر نوٹ دے دیا گیا ہے کہ آسمان پر جانے اور مسیح کو سجدہ کرنے کا ذکر کچھ مستند نسخوں میں اس موقعہ پر لینا ہے۔

عالمگیر مذہب

مسیح کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے لئے خاص تھا لیکن مرقس کے آخر میں ساری دنیا میں جا کر ساری خلق تک انجیل کی منادی پھیلانے کا ذکر ہے۔ یہ حصہ بھی ان بارہ آیات میں شامل ہے۔ جن کے متعلق حاشیہ میں یہ نوٹ موجود ہے کہ یہ آیات بعض مستند نسخوں میں پائی نہیں جاتیں۔ اور امریکن نئے عہد نامہ سے جو نکال دی گئی ہیں۔

موجودہ عیسائی عقائد انجیل میں کس طرح داخل ہوئے؟ سرعنوان یہ سوال درج ہے۔ اسکے جواب میں مندرجہ حقائق عیسائی دنیا کے لئے قابل غور ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۸)

مصر کا پیغام تعزیت

لندن میں مصر کے ناظم الامور۔ البرٹ منصور بے اس سانحہ کی اطلاع پاتے ہی اظہار تعزیت کیلئے پاکستانی ہائی کمشنر کے مکان پر گئے آپ نے "سٹار" کو بتایا کہ مسٹر لیاقت علی خاں سے مشرق بعید میں پاکستان کا اتحاد وابستہ تھا۔ وہ مصر اور پاکستان کے قریبی تعلقات کے ذمہ وار تھے۔ آپ نے ہمیشہ ہمارے جائز مطالبات کی حمایت کی۔ مصر ان کی موت کا صدمہ بری طرح سے محسوس کرے گا!! سعودی عرب کے سفیر شیخ حافظ وہاب نے سٹار کو بتایا کہ وزیراعظم پاکستان کے قتل کی خبر سنکر مجھے سخت رنج ہوا۔

تمام عالم اسلام اور عرب کی طرح میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہمارا ایک بہت بڑا حلیف اور دوست اٹھ گیا آپ دنیا میں عظیم ترین مسلمان اور بہترین قائد تھے۔ "ہم مشرق وسطی کے باشندے اس شخصیت کے قتل کی مزدوی حرکت کی سخت مذمت کرتے ہیں جو ہمیشہ ہمارے جائز مطالبات کی حمایت پر کمربستہ رہے۔" (استار)

مشرق وسطی کا دفاعی پلان مکمل کیا جارہا ہے

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ استرداد کے بعد مغربی طاقتیں عنقریب اسرائیل اور مشرق وسطےٰ کے دیگر ممالک کا رویہ دفاعی سکیم سے متعلق معلوم کریں گی۔

برطانیہ۔ فرانس، امریکہ اور ترکی مشرق وسطےٰ کی کمانڈ کے منصوبہ پر اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں اور توقع ہے کہ سکیم روم میں منعقد ہونے والے میثاق اوقیانوس کے ادارے کے اجلاس سے پہلے مکمل ہو جائے گی۔ یہ اجلاس نومبر کے اواخر میں ہوگا نہر سویز کے علاقہ میں مصر کی ناکہ بندی کے بعد سامان وغیرہ پہنچانے کا مسئلہ برطانیہ کے زیر غور ہے اگرچہ واشنگٹن کی اطلاعات سے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ معاہدہ پر کاربند رہنے والے برطانوی توقع میں امریکہ کہاں تک برطانیہ کی عملی امداد کرے گا۔ لیکن ایک پیغام سے یہ مظہر ہوتا ہے کہ امریکی حلقوں کو اس امر کا احساس ہے کہ نہر سویز کے علاقہ میں مصر کی ناکہ بندی کے بعد برطانی افواج کو اشیا کے ضروری پہنچانے کے لئے امریکی طیاروں کی ضرورت پڑے گی۔ (استار)

مفاہمت کی مزید کوشش مصر کے رویہ پر منحصر ہے

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ کی پریس کانفرنس میں استفسار کیا گیا کہ آیا چہار طاقتی پلان میں تعاون سے مصر کے انکار کو قطعی استرداد تصور کیا جارہا ہے کہ نہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس ضمن میں مصر کے ساتھ مزید گفت و شنید کا انحصار زیادہ تر مستقبل قریب میں مصر کے اپنے رویہ اور اقدامات پر ہے بعض مبصرین نے پیشگوئی کی ہے کہ اگر مصر کا رویہ یہی رہا تو مشرق وسطےٰ کا دفاعی ہیڈ کوارٹر قبرص کو منتقل یا روڈز میں بنایا جائے گا اس ضمن میں سرکاری حلقوں نے صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کی کہ ابھی تک کچھ معلوم نہیں۔ لیکن خیال ہے کہ ہیڈ کوارٹرز کہیں بھی ہوں۔ نہر سویز کے علاقہ کی اہمیت بطور مرکزی دفاعی علاقہ کے کم نہیں ہوگی۔ (استار)

پاکستانی جہاز کو آگ لگ گئی

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ آج پاکستان کے ایک جہاز کو آگ لگ گئی۔ یہ جہاز کپاس لے کر کل جاپان روانہ ہونیوالا تھا۔ آگ بجھانے والے آٹھ انجن کامل دو گھنٹوں تک آگ بجھانے میں مصروف تھے۔ کپاس کی تین سو گانٹھوں کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن جہاز کو معمولی نقصان پہنچا ہے

قدغافی ۱۸ اکتوبر

جلسہ سالانہ پر زنانہ صنعتی نمائش

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی انشاء اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش گاہ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ لگائی جائے گی۔ تمام بیرونی لجنات سے گذارش ہے کہ سرگرمی سے اس میں حصہ لیں۔ ہر قسم کی سلائی۔ کڑھائی۔ اور اونی کام کی چیزیں تیار کرائیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات مفید رہے گی۔ کہ اگر ہو سکے تو ممبرات سے قرضہ حسنہ کے طور پر کچھ رقم لے لی جائے۔ اور اس سے چیزیں تیار کروالیں۔ بعد میں یہ چیزیں بک جانے پر ان کی رقم واپس کردی جائے اس طریقہ پر ایک وسیع پیمانہ پر چیزیں تیار کی جا سکیں گی۔

منتظمہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

درخواست ہائے دعا

برادرم محمد اسحٰق صاحب شاہ امرتسری کی اہلیہ بیمار ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے (محمد عبدالحق گنج مغلپورہ)

(۲) چوہدری محمد خان صاحب آف کالرہ دیوان سنگھ خرابی جگر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے۔ ان کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں

وی پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاکخانہ سے وی پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں آزمائشوں میں ڈال کر کسی بڑے مقصد کے لئے تیار کر رہا ہے ہمیں اپنے آپکو ہر خدمت کا اہل ثابت کر دکھانا چاہیئے

قائد ملت کی شہادت کے بعد قوم کو پہلے سے بھی زیادہ متحد اور منظم ہونے کی ضرورت

پنجاب مسلم لیگ کونسل کے اراکین سے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کا درد انگیز خطاب

لاہور۔ ۱۷؍ اکتوبر۔ "قائد ملت خان لیاقت علی خان کی المناک شہادت اس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ آج قوم کو پہلے سے بھی زیادہ نظم و ضبط اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ ہمیں باہمی اختلافات اور رنجشوں کو بھلا کر ایک ہو جانا چاہیئے۔ یہی وہ راستہ ہے۔ جس پر چلکر ہم قائد اعظم اور قائد ملت کے ورثہ کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔" ان الفاظ میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے پنجاب مسلم لیگ کے کونسلروں سے خطاب کرتے ہوئے قوم کو متحد و متفق ہونے اور قائد ملت خان لیاقت علی خان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ پنجاب مسلم لیگ کے یہ کونسلر صاحبان اس اجلاس میں شرکت کی غرض سے آئے ہوئے تھے جو نئے عہدہ داروں کے انتخاب کے سلسلہ میں طلب کیا گیا تھا لیکن قائد ملت کی اچانک وفات کی وجہ سے سابقہ ایجنڈا منسوخ کر کے اسے تعزیتی جلسہ میں تبدیل کر دیا گیا۔

تقریر کے دوران میں آپ نے قائد ملت کی شہادت پر دلی رنج و غم کا نہائت درد بھرے لہجہ میں اظہار کرنے کے بعد فرمایا اس میں شک نہیں آج ہمیں ایک بہت بڑی آزمائش سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ ایک سفاک ہاتھ نے ہمیں قائد ملت کی راہ نمائی سے ایسے حال میں محروم کر دیا ہے۔ کہ جب ہم بہت سے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں لیکن اگر ہم قائد اعظم اور قائد ملت کے نقش قدم پر چلنے کے لئے تیار ہیں۔ تو پھر ہمیں غم سے نڈھال ہونے اور نالہ و شیون کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ جرأت و ہمت دکھانے کی ضرورت ہے ہم نے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہوا ہے۔ کہ ہم دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کو جو قائد اعظم کی طرف سے ہمیں ورثہ میں ملی ہے مستحکم سے مستحکم بنا کر بام عروج پر پہونچائیں گے۔ پس ہمیں یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ لیڈر بے شک داعیٔ اجل کو لبیک کہہ جاتے ہیں لیکن ان کی وفات سے قومیں نہیں مرا کرتیں۔ اب ہم نے دنیا کو دکھا دینا ہے۔ کہ کتنی ہی آزمائشیں اور مصیبتیں ہم پر کیوں نہ آئیں۔ ہم مشکلوں پر قابو پاتے۔ اور کانٹوں کو راہ سے ہٹاتے سیل رواں کی طرح اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتے چلے جائیں گے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہم اول دن سے ہی عجیب مسائل سے دوچار ہوتے چلے آ رہے ہیں ایک آزمائش ختم نہیں ہوتی کہ دوسری آزمائش آ پہونچتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی کام مشیت سے خالی نہیں۔ اپنی مشیت کو وہی خوب سمجھتا ہے۔ وہ مصائب جو دوسری قوموں کو صدیوں در پیش آتے رہے۔ ہمیں ان سے تین چار سال کے عرصہ ہی میں دوچار ہونا پڑ گیا ہے۔ اس بات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ ہم کو غیر معمولی امتحانوں میں ڈال کر کسی بڑے مقصد کے لئے تیار کر رہا ہے پس ہم کو ان امتحانوں میں کامیاب ہو کر ثابت کر دکھانا چاہیئے کہ ہم ہر خدمت بجا لانے کے پوری طرح اہل ہیں اور خدا تعالیٰ ہم سے جو کام لینا چاہتا ہے ہم انشاء اللہ اسے خیر و خوبی کے ساتھ انجام دے کر اس کے حضور سرخرو ہوں گے۔

وزیر اعلیٰ کی تقریر کے بعد ایک تعزیتی قرارداد کے ذریعہ قائد ملت کی شہادت پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور اس عزم کا اظہار کیا گیا۔ کہ قوم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچائے گی۔

تمام حاضرین جلسہ نے نہائت افسردگی کے عالم میں دو منٹ تک خاموش کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

وزیر اعظم کی وفات کی خبر لندن میں کسطرح موصول ہوئی

لندن ۱۷؍ اکتوبر۔ پاکستان ہاؤس کے عملہ کے ایک رکن نے اسٹار کو بتایا کہ لندن میں وزیر اعظم پاکستان کے قتل کی خبر کس طرح موصول ہوئی ——— انہوں نے کہا کہ "گولی چلنے کی پہلی خبر دوپہر کو ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر "ٹکر" (ticker) کے ذریعہ ملی۔ ہم نے فوراً کراچی ٹیلیفون کیا۔ لیکن وزراء سے بات نہ ہو سکی آخر میں سکرٹری جنرل مسٹر محمد علی ٹیلیفون پر آئے۔ اور بتایا کہ ہمیں بدترین خبر سننے کے لئے تیار رہنا چاہیئے ایک گھنٹہ کے بعد ہمارے پیرس کے سفارت خانہ کا ٹیلیفون آیا۔ اور انہوں نے کہا کہ یہاں وزیر اعظم کے فوت ہو جانے کی افواہ مشہور ہو رہی ہے۔ ساتھ ہی تعلقات دولت مشترکہ کے انڈر سیکرٹری اول آف لوکن نے ہائی کمشنر کو ٹیلیفون کیا۔ اور وزیر اعظم کی شہادت کی خبر کی تصدیق کر دی۔"

"اس کے بعد فوراً ہی پاکستان کا پرچم سرنگوں کر دیا گیا۔ مسٹر ایٹلی کو اس حادثہ کی پہلی اطلاع اخبارات کے نامہ نگاروں سے ملی یہ خبر سنکر انہیں سخت صدمہ ہوا اور وہ ان خوشگوار صحبتوں کا تذکرہ کرتے رہے جو مسٹر لیاقت علیخاں اور ان کی بیگم کے ساتھ اکثر لندن میں رہی تھی۔

پاکستان ہاؤس کا دفتر چار دن بند رہے گا اور جمعہ کو اسلامی ثقافتی مرکز لندن میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

کرشنا مینن کی رحمت اللہ سے ملاقات

لندن ۱۷؍ اکتوبر۔ وزیر اعظم کے قتل کے حادثہ پر اپنی حکومت، اپنے عملہ اور یہاں کے ہندوستانی باشندوں کی طرف سے اظہار افسوس کے لئے کل سہ پہر کو مسٹر کرشنا مینن نے پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ سے ملاقات کی۔

قائد ملت کی وفات پر دنیائے اسلام میں رنج و غم کی لہر

لندن۔ ۱۷؍ اکتوبر۔ لندن میں اردنی وزیر مختار شہزادہ عبد الحمید حیدر نے مسٹر لیاقت علی خان کے قتل کے متعلق اسٹار کو بیان دیتے ہوئے کہا:- "یہ ایک شدید ضرب ہے اور پاکستان اور تمام ان ممالک کے لئے نقصان عظیم ہے۔ جو مشرق وسطیٰ میں امن و استحکام کے لئے کوششوں میں مصروف ہیں وہ میرے ایسے ذاتی دوست تھے۔ جن سے مجھے محبت تھی۔ اور جن کی میں عزت کرتا تھا۔

"وہ صرف پاکستان ہی کے بانیوں میں سے نہیں تھے۔ بلکہ ساری دنیائے اسلام کی بہبود میں کوشاں رہتے تھے۔ وہ امن کے بہت بڑے حامی تھے۔ اور ان کی وفات ایک صدمۂ عظیم ہے"

برطانیہ کے مسلم لیگ کے سکرٹری مسٹر صادق حسین کاظمی نے کراچی ایک برقیہ روانہ کیا ہے۔ جسمیں اس حادثہ پر مسلمانوں کے شدید رنج و الم کا اظہار ہے نیز یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ پاکستان اس اچانک صدمہ کو عزم و استقلال کے ساتھ برداشت کریگا۔

مکمل اتحاد و اتفاق

اسٹار کو بیان دیتے ہوئے مسٹر کاظمی نے کہا:- اپنے بعض ہمسایہ ممالک سے پاکستان کے تعلقات کا یہ بہت ہی نازک دور ہے۔ یہ ایسا وقت ہے جب ہمیں مکمل اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اس قتل کے اثرات سارے مشرق میں محسوس ہو سکتے ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا ہمیں اس وقت صحیح راہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

خاص دعائیں

جمعہ کو دن کے گیارہ بجے لندن کے اسلامی ثقافتی مرکز میں مسٹر لیاقت علی خاں کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے گی۔

ثقافتی مرکز کے ڈائریکٹر شیخ علی حسن عبد القادر نے اسٹار سے کہا۔ "مجھے اس اطلاع سے بے انتہا صدمہ ہوا کیونکہ وہ میرے ذاتی دوست ہیں ساری دنیا کے مسلمان جن میں برطانیہ میں آباد مسلمان طبقہ بھی شامل ہے ان کی کمی کو شدت سے محسوس کریگا ہر دفعہ جب وہ لندن آتے ہمارے مرکز میں ضرور آتے۔ جہاں ہر شخص ان سے بڑی محبت کرتا تھا"

جہاندیدہ و تجربہ کار سیاستدان

برطانیہ کی مسلم لیگ اور آزاد کشمیر مسلم لیگ نے بیگم لیاقت علیخاں سے ایک برقیہ کے ذریعہ اظہار تعزیت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "مسٹر لیاقت علی خان کے قتل کی انتہائی اندوہناک خبر سے ہمیں سخت صدمہ ہوا ہے پاکستان کے لئے اس بے پناہ آفت میں ہماری دلی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں"

خاص طور پر یہ امر انتہائی غمناک ہے کہ اس نازک دور میں پاکستان سے یہ عظیم شخصیت اور جہاندیدہ تجربہ کار سیاستدان چھن گیا۔ (باقی)